سوال

(216)حج بدل کون کرسکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حج بدل کرنے والے کےلیے کیا ضروری ہے کہ اس نے پہلے حج کیا ہوا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ لوگ جو کسی جسمانی عذر کی وجہ سے حج نہ کرسکتے ہوں وہ دوسرے شخص سے حج بدل کرواسکتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص انتہائی ضعیف ہے، وہ ضعف کی وجہ سے خود حج نہیں کرسکتا تو اس کی طرف سے حج بدل کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سوال کیا:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی طرف سے فریضہ حج، جو اُس کے بندوں پر ہے، اس نے میرے بوڑھے باپ کو بھی پا لیا ہے لیکن ان میں اتنی سکت نہیں کہ وہ سواری پر بھی بیٹھ سکیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا:

(نعم)(بخاری، جزاء الصید، الحج عمن لا یستطیع الثبوت علی الراحلة، ح: 1854)

''ہاں۔''

مگر حج بدل کرنے والے کےلیے ضروری ہے کہ اس نے پہلے اپنا فرض حج ادا کرلیا ہو۔ کیونکہ جب وہ وہاں پہنچے گا تو اس پر حج فرض ہوجائے گا، لہذا وہ اپنے اوپر عائد ہونے والے فرض کی ادائیگی کرلے گا تو پھر دوسرے کی طرف سے حج کرسکتا ہے۔ اور ایک سال میں ایک حج ہی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ وہ شبرمہ نامی آدمی کی طرف سے لبیک کہہ رہا ہے۔ آپ نے پوچھا:

(من شبرمة؟)

''یہ شبرمہ کون ہے؟''

اس نے کہا: شبرمہ میرا بھائی یا عزیز ہے۔

آپ نے اس سے دریافت کیا:

(حججت عن نفسک؟)

''تم نے کبھی اپنا حج ادا کیا ہے؟''

اس نے کہا: نہیں۔

آپ نے فرمایا:

(حج عن نفسک ثم حج عن شبرمۃ) (ابوداؤد، المناسک، الرجل یحج عن غیرہ، ح: 1811)

''پہلے اپنا حج ادا کرلو پھر (آئندہ سال) شبرمہ کی طرف سے ادا کرلینا۔''

لہذا حج بدل کے لیے ایسے شخص کو متعین کرنا چاہیئے جو خود فرض حج پہلے ادا کرچکا ہو۔ کسی ایسے شخص سے حج بدل کروانا بہتر ہے جو حج کرنے کا بہت زیادہ مشتاق ہوا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

حج بیت اللہ کے احکام و مسائل، صفحہ: 493

محدث فتویٰ